# مشارکہ، اجارہ
# ''دورِ حاضر کے تناظر میں''

مسعود شکور الصدیقی ☆

تلخیص:

اسلام ہر چیز کا نعم البدل فراہم کرتا ہے تا کہ مسلمان حرام چیزوں سے محفوظ رہیں اور حلال ذرائع سے اپنی زندگی کا گذر بسر کریں مثلاً خنزیر جو کہ حرام گوشت ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے حرمت علیکم المیتۃ ودم ولحم الخنزیر۔

ترجمہ: تم پر مردار جانور حرام ہے اور خون اور خنزیر کا گوشت'' (حلال گوشت یعنی بھیمۃ الانعام) مسلمانوں کیلئے حلال کردیئے گئے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے احلت لکم البھیمۃ الانعام یعنی تم لوگوں کیلئے بھیمۃ الانعام حلال کردیئے گئے۔ اسی طرح موجودہ دور میں رائج بینکنگ سسٹم جو کہ یہود و نصاریٰ کا نظام ہے اس کے نعم البدل میں اسلامک بینکنگ جو کہ مسلم علماء وصلحاء کرام نے قرآن وسنت میں پختہ فہم وفراست کے ذریعہ مستنبط کیا ہوا نظام ہے جو کہ مسلمانوں کیلئے حلال اور جائز راستہ ہے اپنے مال کی حفاظت اور اسے مصرف تجارت میں لگانے کیلئے یہ اسلامی بینکنگ کوئی نئی تجارتی اصطلاح لیکر نہیں آتے بلکہ وہ ہی اسلامی تجارتی اصطلاحات مثلاً مشارکہ، مضاربہ اور اجارہ وغیرہ پر عمل کرتے ہیں جو کہ قرآن وسنت کے مطابق ہے''۔

مشارکہ یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ شریک کسی مال یا عقار میں حصہ دار بن جائیں اور وہ مال یا جگہ ان دونوں کی مشترکہ قرار پا جائے۔ اصطلاح فقہاء میں شرکت سے مراد ہے۔

**عن اختلاط نصیبین فصاعدا بحیث لا یعرف احد نصیبین من الآخر:**

---

☆ صدر، شعبہ معاشیات، وفاقی اردو یونیورسٹی، کراچی

نیز الشرکة فی المعروف لغة الخلطه سمی بها العقد لامسببة ۔ [1]

مشارکہ اور اجارہ دونوں شریعتِ اسلامیہ میں جائز ہیں بشرطیکہ ان شرائط کا التزام کیا جائے جو مشارکہ اور اجارہ کے لئے طے ہیں۔ مشارکہ کی ایک صورت جو مکان کی خریداری کے معاملہ میں ہے شرکت الملک سے تعلق رکھتی ہے۔

## شرکت الملک کی تعریف:۔

ان یکون الشئی مشترکا بین اثنین او اکثر بسبب من اسباب التملک کالشراء والهبة والوصیة ولمارث او خلط الاموال او اختلاطها بصورة لاتقبل التمیز والتفریق [2]

(یعنی) کوئی چیز ان اسبابِ ملکیت (تملک) میں سے کسی سبب سے دو یا دو سے زیادہ لوگوں کے مابین مشترک ہو، جیسے خریداری کے سبب، ھبہ، وصیت، میراث یا اموال کے اختلاط کے سبب اور اختلاط ایسا کہ ان میں امتیاز و فرق نہ کیا جاسکے۔

شرکتِ ملک پھر دو قسم کی ہے ایک شرکتِ بالاختیار اور دوسری بالجبر اور شرکتِ اختیاری کے بارے میں فقہا فرماتے ہیں کہ:

ان یجتمعالشریکان او اکثر فی ملک الشئ بالاختیار ۔ [3]

## اجارہ:

اجارہ کے معنی ہیں کوئی چیز کرایہ پر لینا۔ جو شخص کوئی چیز کرایہ پر دے اسے اصطلاح میں مؤجر (Leasor) کہتے ہیں اور جو کرایہ پر کوئی چیز حاصل کرے اسے مستاجر (Leasee) کہا جاتا ہے۔ کرایہ پر دی جانے والی چیز مستاجر (Leased) کہلاتی ہے اور اس عمل کو اجارہ یا لیزنگ (Leasing) کا نام دیا گیا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں اجارہ کا معاملہ بیع کی طرح کا ہے۔ کہ جس طرح بیع میں اہلیت، ایجاب وقبول مجلس عقد، شراء صحت اور تنفیذ کے معاملات ہیں ویسے ہی اجارہ میں بھی ہے تاہم بعض باتیں بیع اور اجارہ کی مختلف ہیں۔ ان میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اجارہ میں عقد کسی شے پر نہیں بلکہ اس شے سے نفع اٹھانے پر ہوتا ہے۔

فریقِ ثانی اس مکان کو بنک سے کرایہ پر حاصل کریگا اور اسے مالکانہ حقوق حاصل نہ ہونگے مکان کا جو کرایہ بنک مقرر کرے گا فریقِ ثانی وہ کرایہ ادا کرتا رہے گا۔ عموماً بنک یہ کرتے ہیں کہ اجارہ کرتے وقت مستاجر سے یہ معاہدہ کرتے ہیں جب مکان کے کرایہ کی مد میں اتنی رقم بنک کو وصول ہو جائے گی جو اسکی قیمت کے مساوی ہے تو یہ

مکان کرایہ دار کی ملکیت میں چلا جائے گا۔اجارہ میں ایسا کوئی پیشگی معاہدہ نہیں کیا جا سکتا۔ہاں اگر وعدہ ہو کہ ایسی صورت میں مکان اسی کرایہ دار کو دیا جائے گا جو شروع سے مستاجر ہے تو کوئی حرج نہیں مگر اجارہ میں اس طرح کا معاہدہ (عقد) کرنا ہبہ یا عقد بیع کا معاملہ ہوگا یہ صفقۃ فی صفقہ کے زمرے میں آئے گا جو کہ ناجائز ہے۔

لہٰذا صرف زبانی وعدہ ہو سکتا ہے اور یہ وعدہ عقد اجارہ کو مستلزم نہیں ہوگا کیونکہ اگر اس شرط پر اجارہ کیا کہ وہ شے جس کی منفعت کا اجارہ ہوا ہے وہ مستاجر کی ملک ہو جائے گی تو یہ شرط عقد اجارہ ہی کو باطل کر دیگی۔

﴿ اختصاص اثنین فاکثر بمحل واحد ﴾

یعنی دو یا زیادہ افراد کا ایک عمل عقد سے مخصوص ہو جانا جبکہ جدید معاشی نظام میں شرکت کی تعریف کچھ یوں کی جاتی ہے۔

Two, Three or more people combine, contribute, capital and agree to share profits and bear losses in agreed propertions (Modern Economic Theory by K.K. Dewit).

(یعنی) دو تین یا اس سے بھی زیادہ افراد اس طرح سرمایہ کاری کریں کہ اپنے لگائے ہوئے سرمایہ کے حساب سے نفع ونقصان میں شریک ہوں۔

شراکتی کاروبار جسے آج کل اسلامی بنکاری کی اصطلاح میں مشارکہ کہا جاتا ہے اسلام کی نظر میں پسندیدہ ہے اور نبی ﷺ نے اس کی فضیلت اور کامیابی کی ضمانت ان الفاظ میں فرمائی ہے کہ:

**ید اللّٰہ مع الشریکین مالم یتخلونا فاذا تخلونا محقت تجارتھما فرفعت البرکۃ منھا۔ ۵**

(یعنی) شراکتی کاروبار کرنے والوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہاتھ رہتا ہے۔جب تک وہ اس میں باہمی خیانت کے مرتکب نہ ہوں اور اگر وہ خیانت کا ارتکاب کریں تو ان کی تجارت ختم ہو کر رہ جائے گی اور بے برکتی سی ہو جائے گی۔

شرکت یا مشاورت کا آج کل جو طریقہ مختلف اسلامی بنکوں نے عمومی طور پر اختیار کر رکھا ہے وہ سودی قرضوں سے بچنے کیلئے ہے۔کیونکہ اسلامی بنکاری سے قبل کنونشنل بنک تاجروں،صنعتکاروں اور دیگر ضرورتمندوں کو مختلف منصوبوں،تجارتی سَودوں اور نئی انڈسٹری وغیرہ لگانے کیلئے سود پر سرمایہ مہیا کرتے تھے اور خود کاروبار میں شریک نہیں ہوا کرتے تھے۔اسلامی بنکاری میں یہ ہوا ہے کہ اب بنک قرض جاری کرنے کے بجائے خود کاروبار میں بحثیت شریک شامل ہو جاتا ہے۔اس کا طریقۂ کار جو ہمیں معلوم ہو سکا ہے وہ یہ ہے کہ کاروبار کیلئے شراکت کی بنیاد پر بنک کو سرمایہ کاری کی دعوت کوئی بھی کمپنی یا کاروباری ادارہ یا تاجر یا شخص دے سکتا ہے۔اور یہ دعوت ایک

درخواست کی صورت میں ہوتی ہے۔اس درخواست کے ساتھ کمپنی یا شخص اس کاروبار کی وضاحت پر مشتمل پوری ایک سمری پیش کرتا ہے اور اگر کوئی نیا پروجیکٹ شروع کرنا ہو تو اسکی فزیبلیٹی رپورٹ میں ساتھ منسلک کرنا ہوتی ہے۔ جس میں تمام تفصیلات موجود ہوتی ہیں۔علاوہ ازیں پروجیکٹ اگر انڈسٹری کا ہے تو اسکے ساتھ جگہ کا تعین اور اگر جگہ اسکے پاس ہے تو اسکی ملکیتی کاغذات وغیر منسلک کرنا ہوتے ہیں اور دیگر دستاویزات جو بنک کو بحیثیت شریک اطمینان کیلئے درکار ہوں مہیا کی جاتی ہیں۔ بنک ان تمام دستاویزات کی جانچ پڑتال کے بعد اگر مطمئن ہو تو سرمایہ کاری کی حد متعین کرتا ہے کہ وہ کس حد تک سرمایہ کاری کرنے پر رضامند ہے۔ باہمی رضامندی سے طے شدہ سرمایہ کاری کے معاہدہ کو باقاعدہ شکل دی جاتی ہے اور اس طرح شرکتِ متناقصہ کا ایک معاملہ طے پایا جاتا ہے جس میں منافع کی تقسیم کا فارمولا شرعی احکام کے مطابق طے ہوتا ہے اور نقصان راس المال کے لحاظ سے طے پاتا ہے۔(Capital) بنک اس کاروبار میں اپنا حصّہ فروخت کرنا چاہے تو وہ اس کی تفصیلات بھی طے کرتا ہے کہ وہ اپنا حصّہ تدریجاً یا جزئیاً یا کلیاً کس طرح فروخت کرے گا۔

شرکتِ متناقصہ کی تین صورتیں ہوتی ہیں:

١) معاہدہ میں مذکور مدت کے اختتام پر بنک اپنا حصّہ کسی اور کو فروخت کردے اور کسی اور کمپنی یا شخص کو اس کمپنی یا شخص کا حصّہ دار/شریک بنادے۔

٢) یا منافع کو تین حصّوں میں تقسیم کردے۔ایک حصّہ بینک کے لئے، دوسرا حصّہ اس کاروبار سے بینک کے اصل سرمایہ کی وصولی کیلئے اور تیسرا حصّہ کاروبار میں شریک کمپنی یا شخص کیلئے مختص کردے۔

٣) راس المال کے مختلف حصّے (Shares) بنا دیئے جائیں ہر حصّہ کی ایک قیمت مقرر کردی جائے جس میں اصل زر اور حاصل شدہ منافع شامل ہو۔اور یہ شیئرز بنک کے ساتھ شریک کاروباری کمپنی یا شخص جس نے بنک کو سرمایہ کاری میں شریک کیا تھا ہر سال تھوڑے تھوڑے کر کے اسطرح خریدتا رہے کہ بنک کا حصّہ کم ہوتا چلا جائے تاکہ وہ کمپنی یا شخص کُل سرمایہ کا مالک بن جائے۔شرکت متناقصہ شرعاً درست ہے کہ یہ شرکت عنان ہی کی ایک صورت ہے کہ اس میں دونوں شریک اپنا اپنا سرمایہ لگاتے ہیں۔اور دونوں ایک دوسرے کے وکیل کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ادارتی امور بنک عموماً اپنے شریک کمپنی کو تفویض کرتا ہے اور خود کاروبار میں عملاً شریک ہوتا ہے۔

## شرکتِ عنان:

شرکتِ عنان کی تعریف فقہاء نے یوں بیان کی ہے۔علامہ کاسانی بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں" دو

یا دو سے زیادہ افراد کسی (معاملہ یا کاروبار) میں اسطرح شریک ہوں کہ ہر ایک کا سرمایہ، عمل اور حقوق مساوی نہ ہوں۔ اس میں ہر شریک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے کفیل نہیں ہوتا"۔ مثلاً دو پیش ہٹالیں اگر زید اور عمر نے شرکت کی اس میں عمر ایک ہزار روپے اور زید ڈیڑھ ہزار روپے لگائے اور منافع بھی اسی تناسب سے طے پائے۔ تو یہ شرکت عنان ہوگی۔ ۶

جبکہ سرمایہ برابر، برابر لگانے اور مال میں، حقوق تجارت میں، کام اور منافع میں شرکاء برابری پر ہوں اور ہر شریک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہو تو یہ شرکت، شرکتِ معاوضہ کہلائے گی۔ لہذا بنک کا سرمایہ کاری کی شراکت کی بنیاد پر پیش کش کرنا اسلامی تجارت کے اصولوں کے مطابق ہے۔ اور بنک کے ساتھ شرکتِ عنان، شرکتِ متقاصد، شرکتِ عقود کا معاملہ کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں مضاربت بھی ہوسکتی ہے۔

**الشرکة ضربان شرکة املاک و شرکة عقود :۷**

(۱) شرکتِ املاک (۲) شرکتِ عقود

شرکتِ املاک کی تعریف فقہاء کے ہاں یہ ہے:۔

**شرکة الاملاک العین یرثھا رجلان ویشتریانھا۸**

(یعنی) شرکتِ املاک ایسے مال میں ہے جسکے دو شخص وارث ہوں دونوں اس کو خریدیں۔ ہدایہ میں ہے کہ شرکتِ املاک ملکیت کی شرکت کو کہتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ چند آدمی کو وراثت میں یا بطور ہبہ ایک جائیداد یا نقد روپیہ ملائی وہ دونوں غلبہ کی صورت میں اس کے مالک بن جائیں یا دو آدمیوں نے مل کر کوئی چیز خریدی تو یہ تمام صورتیں شرکتِ املاک کی ہیں ان صورتوں میں دونوں کو چیز کی ملکیت میں شریک تصور کیا جائے گا۔ ۹

احناف کے نزدیک شرکتِ املاک کی مختصر اور جامع تعریف یہ ہے کہ دو شخص ایک چیز کے مالک بن جائیں اور ان میں کسی قسم کی شرکت کا کوئی معاہدہ نہ ہوا ہو۔ ۱۰

واضح ہو کہ شرکتِ املاک کی پھر قسمیں ہیں:۔

۱) ایک قسم وہ ہے جو دونوں شریکوں کے کام کرنے سے ثابت ہو جاتی ہے۔ جیسے عمر اور بکر نے مل کر کوئی چیز خریدی یا ان دونوں کو کوئی چیز کسی نے ہبہ کر دی، یا ان دونوں کے حق میں کسی نے ہبہ کر دی، یا ان دونوں کے حق میں کسی نے وصیت کی یا ان دونوں کو کوئی چیز بطور صدقہ ملی اور انہوں نے اسے قبول کر لیا۔ تو اس طرح ملنے والی کوئی چیز ان دونوں کے مابین اسطرح مشترک ہوگی کہ وہ دونوں ملکیت میں شریک ہوں گے۔ ۱۱

۲) جبکہ دوسری قسم وہ ہے جو دونوں کے کام کرنے کے بغیر بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ وراثت کے ذریعہ اگر کوئی چیز دونوں کو ملی تو وہ دونوں اس کے وارث ہو جائیں گے۔ اور یہ موروثی چیز ان دونوں کے درمیان اس طرح مشترک ہوگی کہ وہ دونوں ملکیت میں شریک ہوں گے۔ ۱۲

اسلامی بنک جب شرکتِ املاک کرتے ہوئے کسی شخص کیساتھ مکان کی خریداری میں شراکت کرتے ہیں۔تو اس میں یہ بات طے ہوتی ہے کہ اس مکان کی مالیت کیا ہے۔جس مالیت پر مکان خریدا گیا اس میں بنک اور مکان کا طلبگار شریک ہو جاتے ہیں اور اس مالیت کی مساوی قسطیں مقرر کر لی جاتی ہیں۔ بنک اپنے شریک شخص کو اپنا حصّہ قسطوں میں فروخت کرتا رہتا ہے اور اس طرح بنک کی ملکیت کم ہوتی رہتی ہے جبکہ دوسرے شریک کی ملکیت بڑھتی رہتی ہے اور بالآخر وہ مکان کا مالک بن جاتا ہے۔

شرکتِ عقود کا تعلق عقد سے ہے اور عقد بھی معاہدہ (Agreement) ہے اور وہ یہ ہے کہ شرکاء آپس میں ایک معاہدہ کے ذریعے ایک دوسرے سے بندھ جائیں اور اس معاہدہ کی شرائط جو خود انہی نے طے کی ہیں ان کے پابند ہو جائیں۔ ہدایہ میں ہے۔

**والضرب الثانی شرکة العقود ورکنها الایجاب والقبول وهو ان یقول احد هما شارکتک فی کذاو کذا ویقول الآخر قبلت۔[۱۳]**

ترجمہ:۔ دوسری قسم شرکت عقود ہے اور اس کا رکن ایجاب وقبول ہے اور وہ اس طرح کہ ایک شریک یہ کہے کہ میں نے تجھ سے فلاں چیز میں شرکت کی اور دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔

اگرچہ شرکتِ عقود کا اقرار و معاہدہ زبانی بھی ہوسکتا ہے جیسے نکاح کا اقرار و معاہدہ تاہم اس ایجاب وقبول کو فی زمانہ بنک یا کمپنیاں تحریری معاہدوں کی صورت میں طے کرتی ہیں۔امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ تو تحریر ہی کے قائل ہیں اور اس کو لازم سمجھتے ہیں چنانچہ المبسوط ان کا یہ قول درج ہے۔''ان الکتابة عقد ادفاق'' ۔(لکھ لینا معاہدہ کو مضبوط کرتا ہے) شرکتِ عقود میں یہ شرط ہے کہ شرکتِ عقود کا معاہدہ قابل وکالت ہونا چاہیئے۔چنانچہ ہدایہ میں ہے۔

**ان یکون التصرف المعقود علیه عقد الشرکة قابلا**
**للوکالة لیکون ما یستفاد بالتصرف مشترکا بینهما**
**فیتحقق حکمه المطلوب منه۔[۱۴]**

(یعنی) جس تصرف پر شرکت کا عقد و معاہدہ ہوا ہے وہ قابلِ وکالت ہو تاکہ تصرف سے کچھ حاصل ہو، وہ دونوں میں مشترک ہو، اور شرکت کے عقد سے جو حکم مطلوب تھا وہ ثابت ہو جائے۔

شرکتِ عقود کے بعض بنیادی اصول حسب ذیل ہیں:۔

۱) عقد تحریری ہونا چاہئے تاکہ بوقتِ ضرورت اس سے مدد لی جائے۔
۲) منافع کی تقسیم کی مقدار بھی صاف صاف بیان کی جانی چاہیئے۔کہ کتنا کس کو ملے گا۔
۳) ہر شریک مشترکہ مال میں امین ہوگا اور امین کی حیثیت سے مال کی حفاظت اسکی ذمہ داری ہوگی۔

۴) ہر شریک مشترکہ مال میں وکیل کی حیثیت رکھے گا وکیل کی حیثیت سے ہر ایک کو کاروبار کے انتظام اور تصرف میں برابر کا اختیار حاصل ہوگا۔

۵) کام اور سرمایہ برابر ہونے کی صورت میں بھی اگر باہمی رضامندی سے یہ طے ہو جائے کہ ایک آدمی کو زیادہ اور کم نفع ملے گا تو ایسا طے کرنا درست ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

۶) شرکت عقد میں عاقد خود یا اپنے نمائندہ کے ذریعہ کام میں شریک رہے گا۔ لیکن اگر کسی سبب سے شریک نہ رہ سکا ہو تو منافع اور نقصان میں شریک ہوگا۔ کیونکہ کام، مال یا ضمان میں سے کسی صورت بھی شراکت ہو تو منافع کا مستحق ہوتا ہے۔[۱۵]

۷) اگر معاہدہ میں کسی فریق نے شرط رکھی کہ وہ کام میں شریک نہیں ہوگا تو شرکت عقد اس کے حق فاسد ہوگی شرکتِ عقد کے چند بنیادی اصول حسبِ ذیل ہیں ان کے علاوہ بھی شرکتِ عقد میں اقسام کے لحاظ سے الگ الگ اصول متعین ہیں۔

شرکتِ عقد کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:۔

(۱) شرکتِ مفاوضہ (۲) شرکتِ عنان

(۳) شرکتِ ضائع (۴) شرکتِ وجوہ

احناف کے نزدیک شرکتِ عقد کی یہی چار قسمیں ہیں البتہ علامہ کاسانی نے شرکتِ عقد کی تین قسمیں بتائی ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) شرکتِ اموال (۲) شرکتِ اعمال (۳) شرکتِ وجوہ

پھر ان کے نزدیک اعمال میں شرکتِ ابدان، شرکتِ ضائع اور شرکتِ قبول آجاتی ہیں۔ چنانچہ علامہ کاسانی نے شرکتِ عقود کی چھ قسمیں بتائی ہیں۔

(۱) شرکتِ اموال مفاوضہ (۲) شرکتِ اموال عنان

(۳) شرکتِ اعمال مفاوضہ (۴) اعمال عنان

(۵) وجوہ مفاوضہ (۶) شرکتِ وجوہ عنان

آج کل بنک شرکتِ ملک اور شرکتِ عقود کے ذریعہ House Financing کرتے ہیں اور اگر معاہدہ اسلامی روح کے مطابق ہو تو ان دونوں طریقوں سے بنک کے ساتھ مشارکت کر کے مکان بنانے یا خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔

# حوالہ جات


۱) فتح القدیر جلد۵ ص ۳۷۶

۲) الوجیز للامام الغزالی جلد ۱ ص ۱۴۶

۳) الفتاویٰ الشامی جلد۴ / ۳۰۰

۴) Modeon Economic Theory

۵) سنن ابی داؤد

۶) بدائع الصنائع فی ترتیب الترائح جلد۶ ص ۵۶

۷) الھدایہ جلد۲ ص ۲۰۴

۸) الھدایہ جلد۲ ص ۲۰۴

۹) الھدایہ جلد۲ ص ۲۰۴

فتح القدیر جلد۵ ص ۳۷۷

۱۰) فتاویٰ عالمگیری جلد۴ ص ۱

۱۱) بدائع الصنائع جلد۶ ص ۵۶

۱۲) کذا فی بدائع الصنائع جلد۶ ص ۵۶

۱۳) کذا فی الھدایہ جلد۲ ص ۲۰۴

۱۴) کذا فی الھدایہ جلد۲ ص ۶۰۶

۱۵) کذا فی الھدایہ جلد۲ ص ۶۰۹